قرآن کریم میں کنایہ کا استعمال اور اس کا بلاغتی پہلو: ایک تحقیقی جائزہ

The Usage of Insinuation In The Holy Quran And Its Eloquence: A Research Study

نجم الحسن[i] محمد زبیر[ii]

Abstract:

The Holy Quran, the last divine source for guidance, emphasizes on the acquisition of education. This book full of wisdom and understanding, laid the foundations of knowledge. It encourages and supports the cause of human growth and advancement. The time when this book was revealed, the inhabitants in the Arab territory, having outstanding approach in literature were proud of their skills and termed the rest world as" Ajam" the Persians or dumbs. The Holy Quran represents an extraordinary and sophisticated example of Eloquence and Articulacy that left the whole world in surprise. This position of the Holy Quran failed the Arab to bring the words in contrast even though they were challenged many times.

There are many sides of eloquence narrated in the Holy Quran among them one is "insinuations (Kenayat)."

Insinuation is the usage of words that intimate the comprehension between the lines, not clearly mentioned.

In many places this style has been adopted in the Holy Quran which has been described in this article. The examples along with their reasons of utilization have been explained as well.

Key words: The Holy Quran, wisdom, eloquence, insinuation

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو علم و معرفت سے معمور ہے۔اس کتاب ہدایت نے علوم وفنون کی بنیاد ڈال کر اس کے حصول کی حوصلہ افزائی کی۔ جس زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا اس وقت فصاحت وبلاغت کا شہرہ تھا اور عربوں کو اس فن پر بڑا فخر تھا۔اس میدان میں کسی اور کو اپنا ثانی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک اپنے بغیر سارے عالم کو عجم (گونگا) اور غیر فصیح تصور کرتے تھے۔ قرآن مجید نے ان کے سامنے فصاحت کا ایسا معیار قائم کیا جس کے عرب فصحاء باوجود تحدی کے مقابلہ نہ کرسکے اور اس معجزے کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کیا۔ قرآن مجید میں فصاحت وبلاغت کی ان گنت نظائر موجود ہیں جن میں ایک کنایات بھی ہیں۔اس تحقیقی مضمون میں قرآن مجید کے اندر کنایات کا استعمال اور ان کا بلاغتی پہلو زیر بحث لایا گیا ہے جو اہل علم کے لیے مفید ثابت ہوگا۔اس مضمون میں کنایہ کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم، قرآنی مثالیں اور ہر مثال کے بعد اس کی بلاغتی پہلو پر تحقیق کی گئی ہے۔

[i] ڈیمونسٹریٹر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی

[ii] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، عبدالولی خان یونیورسٹی

کنایہ کا لغوی معنی:

کنایہ باب نصر ینصر سے مصدر کا صیغہ ہے جو کہ ناقص واوی ہے[1]۔

علامہ زبیدی فرماتے ہیں:

"هي فی اللغةعبارةعن تعبیرامرمعین بلفظ غیر صریح فی الدلالة علیه بغرض من الاغراض کالابهام علی السامعین[2]۔"

لغت میں اس سے مراد کسی معین امر کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا ہے جو دلالت کرنے میں صریح نہ ہو۔اس میں کوئی غرض مطلوب ہوتا ہے جیسا کہ سننے والوں سے بات کو پوشیدہ رکھنا ہے۔

کنایہ کا اصطلاحی معنی:

علامہ زرکشی فرماتے ہیں:

"الكنايَةعَن الشَّيءالدَّلَالَةُ عَلَيهِ مِن غَيرِ تَصرِيح بِاسمِهِ[3]:"

کنایہ کسی چیز کا نام کے ساتھ تصریح کیے بغیر اس پر دلالت کا نام ہے۔

لغت میں کنایہ کا استعمال:

عرب علماء نے اپنی عبارات میں کنایہ استعمال کیا ہے مثلاًوہ کہتے ہیں:

"فلان عفيف الإزار[4]"فلاں آدمی پاک دامن ہے۔

اسی طرح عرب جب کسی کو نکاح کا پیغام دیتے ہیں تو اس وقت بطور کنایہ یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں:

"إن النساء لَمِن حاجَتي[5]":یقیناعورتوں کی مجھے حاجت ہے۔

اسی طرح کہتے ہیں:

"لعل الله أن يرزُقكِ بعلاً صَالحا[6]"شاید اللہ تعالیٰ آپ کو ایک نیک شوہر دے گا۔

اسی طرح عرب اپنے محاورات میں سخی اور مہمان نواز شخص کے لئے بطور کنایہ یہ الفاظ استعال کرتے ہیں:

"فلان كثيرالرماد ومهزولافصيلاًكثيرالضَّيْف[7] "

فلاں آدمی زیادہ راکھ والا اوراونٹ کے کمزور بچے کا مالک ہے،یعنی زیادہ مہمان نواز ہے۔

یعنی فلاں آدمی کے پاس زیادہ مہمان آتے ہیں جنہیں کھلانے کے لیے کھانا پکاتا ہے جو آگ سے پکتاہے اور آگ جل کر راکھ بن جاتی ہے توزیادہ راکھ زود سخاوت سے کنایہ ہے۔اسی وجہ سے دودھ بھی زیادہ استعمال کرتا ہے جس کی وجہ سے اونٹنی کا بچہ کمزور رہتا ہے۔ جس طرح اہل عرب اپنے محاورات میں کنایات کا استعمال کرتے ہیں اسی طرح رسول اللہ ﷺ اور صحابیات بھی اپنے ارشادات میں کنایات کا استعمال فرماتے تھے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کنایہ استعمال کرنا

كَانَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَادَخَلَ العَشْرُشَدَّمِئْزَرَهُ وَأَحْيَالَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَه[8]"

جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہو جاتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر بند کو مضبوط فرما لیتے، شب بیدار رہتے اور اپنے اہل وعیال کو جگا دیتے تھے۔"

کمر بند مضبوط باندھنا رمضان کی آخری راتوں میں عبادت سے کنایہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کا کنایات استعمال کرنا

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"لا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ[9]"

حلال نہیں تمہارے لیے (یہ عورت) جب تک تو اس کی عُسیلہ (شہد کا چھتہ) کو چکھ نہ لے۔

یہاں پر جماع کرنے کو عسیلہ چکھنے سے بطورِ کنایہ تعبیر فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

"رُوَيْدَكَ يَاأَنْجَشَةُلاَ تَكْسِرِالقَوَارِيرَ[10]"

اے انجشہ! نرمی کرو شیشوں کو نہ توڑو۔

عورتوں کی جسمانی ہیئت کی کمزوری کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے ان کو کنایۃً لفظ قواریر سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس طرح شیشہ ٹوٹنے میں آسان ہوتا ہے اسی طرح عورتیں بھی جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنی حدی خواں کو منع فرمایا کہ اونٹ کو زیادہ تیز نہ دوڑاؤ تاکہ ان عورتوں کو نقصان نہ پہنچے۔

قرآن کریم میں کنایات کا استعمال

بلغاء کے اقوال اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے ساتھ ساتھ قرآن کریم میں بھی کنایات کا استعمال ہوا ہے۔ ذیل میں بطورِ مثال چند آیات مبارکہ مع اسباب ووجوہِ بلاغت درج کی جاتی ہیں۔

پہلی آیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"هُوَالَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحدة[11]"

وہی تو ہے جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو لفظ نفس کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے۔

وجہ بلاغت: یہاں اللہ تعالیٰ کی قدرت پر تنبیہ دینا مقصود ہے۔[12] بعض اوقات اللہ جل شانہ اپنی قدرت کے ظہور کے لئے صریح لفظ کے بجائے کنایہ ذکر فرماتے ہیں، جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ واحد ہستی ہے جس نے ایک ہی آدم علیہ السلام سے

سارے انسانوں کو پیدا فرمایا۔ تمام انسانوں کو ایک ہی نفس سے پیدا کرنا عظیم قدرت کی نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے بس کی بات نہیں ہے۔

دوسری آیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ[13] "

نہیں ہے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کا باپ۔

اس آیت مبارک میں لفظ "رجال" سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے لیے کنایہ کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

تیسری آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ[14]"

پس اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے (جو) کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

وجہ بلاغت: ان دونوں آیات میں بلاغت کا نکتہ مخاطب کی سمجھ سے مطابقت ہے۔[15] اللہ تعالیٰ بعض اوقات مخاطب کے فہم کی بنیاد پر کوئی ذکر کنایۃً فرماتے ہیں جس سے مخاطب خود مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں سیدنا زیدؓ[16] سے لفظ رجال کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے حالانکہ اس وقت آپؓ چھوٹے تھے لیکن تذکرہ چوں کہ نبی کریم ﷺ اور سیدنا زیدؓ کا جاری تھا اس لئے مخاطب کے فہم کے پیش نظر کنایۃً لفظِ "رجال" صیغہ جمع لایا گیا۔ جس سے تمام کو سنانا مقصود ہے کہ تم میں سے کوئی رسول اللہ ﷺ کی صلبی اولاد میں سے نہیں ہے جن میں سیدنا زیدؓ بھی داخل ہے۔

اسی طرح دوسری آیت مبارکہ اس بات سے کنایہ ہے کہ معجزہ کے ظہور کے وقت عناد نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ یہ حق کی مخالفت ہوگی جس کی بدولت آگ میں داخل ہونا پڑے گا اس وجہ سے ان کو ڈرایا گیا ہے کہ اگر تم نے معجزہ ظاہر ہونے کے بعد بھی انکار کیا تو تمہارا ٹھکانہ آگ ہے۔

چوتھی آیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌفَقَالَ اَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِى فِى الخِطَابِ[17]"

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے ننانوے دنبیاں ہیں اور میرا ایک دنبی ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بھی میرے حوالے کردو اور گفتگو میں مجھ پر زبردستی کرتا ہے۔

وجہ بلاغت: اس آیت میں بلاغت کا نکتہ ایک لفظ کی جگہ اس سے بہتر لفظ لانا ہے۔[18]

اس آیت میں عورت کو لفظ "نعجۃ" سے تعبیر فرمایاہے۔ عربوں کی عادت ہے کہ وہ عورت کا ذکر اچھا نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں سوائے سیدہ مریم علیہا السلام کے اور کسی عورت کا نام نہیں آیا ہے۔ علامہ سہیلیؒ نے لکھا ہے کہ سیدہ مریم علیہا السلام کا ذکر کرنا بظاہر فصاحت کے خلاف ہے اس لیے کہ شریف لوگ مجالس میں اپنی آزاد عورتوں کا نام نہیں لیتے بلکہ ان کو بچوں کے نام کے ساتھ کنیت سے ذکر کرتے ہیں اور جب باندیوں کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے نام نہیں چھپاتے۔ جب نصاریٰ نے سیدہ مریم علیہا السلام کے بارے میں بیہودہ گفتگو کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام لے کر ان کی صفت عبدیت ظاہر فرمادی کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہیں ہے اگر ہوتا تو وہ آپ علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتا[19]۔

پانچویں آیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اولَامَسْتُمُ النِّسَاء فَلَم تَجِدُوا مَآءًا فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا[20]"

یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کرلو۔

چھٹی آیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَفِي بَيْتِهَاعَنْ نَفْسِه[21]"

اور جس عورت کے گھر میں آپ رہتے تھے اسی نے آپ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔

ساتویں آیت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ[22]"

یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے ہو کر آیا ہو۔

وجہ بلاغت: موقع و محل کی مناسبت سے دوسرا لفظ کنایۃً ذکر کرنا اس مقام پر بلاغت کا نکتہ ہے۔[23]

بعض اوقات کسی لفظ کا تذکرہ کسی وجہ سے چھوڑنا مناسب ہوتا ہے جس کے بجائے دوسرا لفظ لایا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ جل شانہ نے لفظ جماع کو ملامست سے تعبیر فرمایا ہے۔ لغت میں لمس ہاتھ سے چھونے کو کہا جاتا ہے لیکن یہاں پر اس سے مراد جماع ہے۔ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے جماع کے مطالبہ کو لفظ مراودۃ سے تعبیر فرمایا ہے۔[24] تیسری آیت میں بول و براز کو لفظ غائط سے تعبیر فرمایا ہے۔ غائط اصل میں زمین کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جہاں آدمی اطمینان کے ساتھ بیٹھ سکتا ہو[25]۔

آٹھویں آیت

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

"أَوَمَنْ يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ[26]"

کیاوہ جوزیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت کچھ نہ کرسکے (خدا کی بیٹی ہوسکتی ہے)؟

نویں آیت

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

"بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ[27]"

بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔

وجہ بلاغت: یہاں بلاغت اور مبالغہ مقصود ہے ۔[28]

بلاغت اور مبالغہ کی خاطر بھی کنایہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ عورتوں کی تعبیر نرم ونازک اور زینت میں پلنے والی سے فرمایاہے اگر یہاں پر لفظ نساء استعمال ہوتا تو یہ مراد حاصل نہ ہوتا۔اس بات سے مقصود فرشتوں سے اس بات کی نفی کرنی ہے کہ وہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی جود وسخا کو سورۃ المائدہ میں ہاتھوں کی وسعت سے تعبیر فرمایا۔عربوں کی یہی عادت ہے کہ سخی آدمی کے لئے اس طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

دسویں آیت

اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے:

"لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ[29]"

(برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے) بلاشبہ وہ براکام کرتے تھے۔

وجہ بلاغت: یہاں اختصار مقصود ہے۔[30]

اختصار کے واسطے متعدد الفاظ "لفظ فعل" کے ساتھ تعبیر کیے جاتے ہیں۔جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں مشرکوں کے کئی عقائد اور اقوال کو فعل سے تعبیر کیا گیاہے۔

گیارہویں آیت

اللہ جل شانہ کاارشاد ہے:

"تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ[31]"

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو۔

بارھویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"فِی جِیدِھَا حَبل مِّن مَّسَد[32]"

اس کے گلے میں مونج کی رسّی ہو گی ۔

وجہ بلاغت: بد انجامی اور برے ٹھکانہ سے تنبیہ دینا مقصود ہے۔[33]

ابو لہب کے جہنمی ہونے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہونے کو ہلاکت سے تعبیر فرمایا۔اسی طرح آخری آیت میں جہنم کے ایندھن کو گردن کی رسی سے تعبیر فرمایا ہے۔

تیرھویں آیت

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"اَلرَّحمٰنُ عَلَى العَرشِ استَوٰى[34]"

رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا۔

چودھویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَالأَرضُ جَمِيعًا قَبضَتُه يَومَ القِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطوِيّٰت بِيَمِينِه[35]"

اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔

وجہ بلاغت: ایک جملہ کے بجائے دوسرا مرادلینا آیت مذکوہ میں بلاغتی نکتہ ہے[36]۔

علامہ زمخشریؒ نے ذکر کیا ہے کہ کبھی کبھی ایک جملہ کو ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس کا معنی ظاہر کے خلاف لیا جاتا ہے اور اس میں مفردات کی حقیت اور مجاز کو مد نظر نہیں رکھا جاتا، جیسا کہ درجہ بالا آیت نمبر ۱۳ میں مذکور ہے یہاں یہ جملہ بادشاہت سے کنایہ ہے۔اس لئے کہ تخت پر برابری اس ذات کے لئے ممکن ہے جس کے لئے بادشاہت ثابت ہو۔لہذا مفسرین نے اس لفظ کو کنایات (متشابہات) میں شمار کیا ہے۔

اسی طرح دوسری آیت بھی قبضہ اور قدرت سے کنایہ ہے اس میں ہاتھ کا حقیقی اور مجازی معنی مراد نہیں ہے۔یہ تعبیر متاخرین اہل علم کی ہے، متقدمین کے نزدیک اس کا حقیقی معنی ہی مراد لیا جائے گا۔اور اس کو بلاکیف، بغیر تشبیہ و تمثیل اور بلاتاویل لیا جائے گا۔

پندرھویں آیت

اللہ تعالیٰ نے یہود کا باطل قول ذکر فرمایا ہے:

"وَقَالَتِ اليَهُودُيَدُاللهِ مَغلُولَة غُلَّت اَيدِيهِم[37]"

اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ (گردن کے ساتھ) بندھا ہوا ہے، ان کے ہاتھ باندھ دیئے گئے ہیں۔

وجہ بلاغت: یہاں چیز کی شناعت میں مبالغۃ مقصود ہے[38]۔

یہ آیت ان یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی فراوانی فرمائی تھی لیکن انہوں نے جب نبی کریم ﷺ کی تکذیب کرکے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی نعمتوں کو روکا۔ اس وقت یہ لوگ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) بخیل ہے تو بخل کو دونوں ہاتھوں کے گردن کے ساتھ باندھنے سے تعبیر کیا۔

سولہویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"بَل يَدَاهُ مَبسُوطَتَانِ[39]"

بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں۔

وجہ بلاغت: یہاں چیز کی مدح میں مبالغہ مقصود ہے۔

جب یہود نے بخل کو دونوں ہاتھوں کے بندھنے سے تعبیر کیا اور اس کی نسبت (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی تو اللہ تعالیٰ نے سخاوت کو دونوں ہاتھوں کے کھلے ہونے اور دراز ہونے سے تعبیر فرمایا۔ لہٰذا یہاں "غل" بخل سے کنایہ ہے اور "بسط" سخاوت سے کنایہ ہے۔

سترہویں آیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ[40]

گویا وہ محفوظ انڈے ہیں۔

وجہ بلاغت: یہاں حسن میں مبالغہ کرنا مقصود ہے[41]۔

عربوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے کلام کو اچھے سے اچھا بنانے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے بعض اوقات اگر کوئی لفظ اچھا معلوم نہ ہوتا ہو تو اس کی جگہ دوسرا خوب صورت لفظ لاتے ہیں تاکہ کلام کا حسن دوبالا ہو۔ آزاد عورتوں کے لئے لفظ "بیض" استعمال کرتے ہیں جیسا کہ امرؤالقیس کا شعر ہے۔

"وبَيْضَةِ خِدْرٍ لا يرامُ خِباؤها ... تَمَتَّعْتُ من لَهْوٍ بها غيرَ مُعْجَلِ[42]"

مجھے اس کے چہرے کی رخسار کی قسم جس کے چھپانے کا قصد نہیں کیا جاتا، میں نے عجلت کیے بغیر اس سے لذت کا فائدہ اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ نے بھی اس کنایہ کا استعمال فرمایا یعنی جس طرح انڈا صفائی میں کمال تک پہنچا ہوا ہوتا ہے اسی طرح جنتی عورتیں بھی پاک اور شفاف ہوں گی۔

نتائج البحث

زیر مضمون میں قرآن مجید کے اندر کنایات کا استعمال اور ان کی بلاغتی جہتیں واضح کی گئی ہیں۔ کنایہ، فصاحت کا ایک معلوم اسلوب ہے جو ہر زبان میں استعمال رہا ہے۔ عربی لغت و محاورہ میں کنایات کا خوب استعمال کیا جاتا ہے جس سے مقصود اپنی بات کو کسی غرض کے تحت صریح الفاظ کے بجائے کنائی اور اشاری الفاظ سے سامعین تک پہنچانا ہے۔ جو لوگ ان کنایات کے مفہوم سے واقف ہوتے ہیں وہ جلد بات کی گہرائی تک پہنچ جاتے ہیں تاہم جو اس رمز سے واقف نہیں ہوتے ان سے بات کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے۔ قرآن مجید جو فصاحت و بلاغت کے اعلیٰ معیار پر قائم ہے، کے اندر بھی مختلف مقامات پر کنایات کا استعمال ہوا ہے اور ہر مقام پر ان کنایات لانے کی ایک حکمت اور بلاغتی وجہ اہل علم نے بیان کی ہے۔ اہل فن کی آراء کی روشنی میں قرآن مجید کے اندر کنایہ کا ورود اور اس کی وجوہ بلاغت تحقیقی انداز میں پیش کی گئی ہیں۔

حوالہ جات

1 الزبیدی، محمد بن محمد، تاج العروس فی جواہر القاموس، 39 /420، دارالھدایۃ بیروت سن ندارد۔

2 قاضی عبدرب النبی بن عبدرب الرسول، دستور العلماء، 3/ 105، دار الکتب العلمیہ، بیروت 1421ھ

3 الزرکشی، محمد بن عبداللہ بن بھادر البرہان فی علوم القرآن، 2/1376، دارالحلبی مصر/ 1957 ء

4 زمخشری، محمود بن عمر اساس البلاغہ،:1 /25، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، طبع:1419ھ /1998ء

5 الازہری، محمد بن احمد، تہذیب اللغۃ1 / 294، داراحیاء التراث العربي-بیروت طبع ۲۰۰۱ء

6 الباقلانی، محمد بن الطیب، الانتصار للقرآن2/ 527 ، دارابن حزم، بیروت، طبع1422ھ /2001ء

7 دستور العلماء 3/ 106 دار الکتب العلمیۃ، لبنان، بیروت طبع 1421ھ /2001ء

8 البخاری، محمد بن اسماعیل صحیح البخاری ،کتاب صلوۃ التراویح، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، رقم:2024، دار طوق النجاۃ طبع1422 /2001ء

9 مالک بن انس، موطأمالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی1 / 107، رقم:29، المکتبۃ العلمیۃ، طبع نامعلوم

10 البخاری، کتاب الادب، باب المَعَارِيضُ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الكَذِبِ:8 / 47، رقم:6211

11 سورۃ الاعراف7: 189

12 البرہان:2/ 301، الاتقان:3/ 159

13 سورۃ الاحزاب33: 40

14 سورۃ البقرۃ2: 24

15 البرہان:2/ 302

16 زید بن حارثہ بن شراحبیل (متوفی:8ھ /628ء) مشہور صحابی ہیں جس کو اغوا کر کے غلام بنایا گیا تھا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو خرید ا اور رسول اللہ ﷺ کو تحفہ کے طور پر دے دیا آپ علیہ السلام نے آپ کو متبنی بنایا اور آپ کے آزاد کیا اور زینب رضی اللہ عنہ سے آپ کا نکاح کرایا لوگ آپ کو زید بن محمد کے نام سے پکارتے تھے۔ نبی کریم ﷺ آپ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ غزوہ موتہ میں آپ کو امیر بنایا گیا جس میں وہ شہید ہوئے۔ اسد الغابۃ فی

معرفۃ الصحابہ،ابن الاثیر،ابوالحسن علی بن ابی الکرم:2/ 350رقم:1829،دار الکتب العلمیۃ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء- الأعلام،الزرکلی،خیر الدین بن محمد:3/ 57،دار العلم للملایین،طبع2002ء/1422ھ

17سورۃ ص38: 23

18البرہان:2/ 302،الاتقان:3/159

19الاتقان:3/ 159

20سورۃ النساء4: 43

21سورۃ یوسف12: 23

22سورۃ النساء4: 43

23البرہان:2/ 303۔الاتقان:3/ 160

24البرہان2/ 304-الاتقان3/ 160

25البرہان:2/ 304۔الاتقان:3/ 160

26سورۃ الزخرف43:18

27سورۃ المائدۃ5: 64

28البرہان:2/ 303،الاتقان:3/ 161

29سورۃ المائدۃ5: 79

30البرہان:2/ 304۔الاتقان:3/ 161

31سورۃ المسد111: 1

32سورۃ المسد111: 4

33البرہان:2/ 308الاتقان:3/ 161

34سورۃ طٰہٰ20: 5

35سورۃ الزمر39: 67

36البرہان:2/ 304۔الاتقان:3/ 161

37سورۃ المائدۃ5 :64

38البرہان:2/ 304۔الاتقان:3/ 161

39سورۃ المائدۃ5: 64

40سورۃ الصّٰفّٰت61: 49

41البرہان:2/ 304۔الاتقان:3/ 161

42الفراہیدی، خلیل بن احمد کتاب العین،:7/ 69،دار ومکتبہ الھلال، سن طبع ندارد